

اسلامی تعزیرات

(اور ان کے نفاذ کے اصول و آداب - فقہ اسلامی کی روشنی میں)

مولانا محمد جبریل کریم

اسلام نے جرائم کے انداد کے لیے حدود و قصاص کی دفعات قائم کی ہیں لیکن ان کے نفاذ کے لیے جو شرائط مقرر کی گئی ہیں بعض اوقات وہ مجرم کے اندر مکمل طور پر نہیں پائی جاتی کیا ایسی صورت میں اس کو آزاد چھوڑ دیا جائے یا اس کے جرم کے مطابق اس کو سزا دی جائے شریعت اسلامیہ کے نزدیک مجرم بہر حال سزا کا مستحق ہے تاکہ جرائم سے معاشرہ پاک ہو۔ اگر مجرم نے جملہ شرائط کے ساتھ جرم کیا ہے تو اس پر مقررہ حد کا نفاذ ہوگا دوسری صورت میں اس کی تعزیر کی جائے گی ذیل میں اسلامی تعزیرات اور ان کے اصول و آداب بیان کیے جا رہے ہیں۔ اس سے موجودہ دور کے قوانین سے ان کا موازنہ بھی کیا جاسکتا ہے اور ان قوانین میں جو خامیاں پائی جاتی ہیں ان کے دور کرنے میں ان سے فائدہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے۔

تعزیر کا مقصد

حدود و قصاص کے نفاذ کی جو شرعی حکمتیں ہیں وہی تعزیرات کے نفاذ میں بھی ہیں۔ فقہاء نے ان حکمتوں کو مختلف الفاظ میں بیان کیا ہے۔

علامہ زبیلی فرماتے ہیں کہ تعزیر کا مقصد زجر ہے۔^۱

زجر کے معنی مجرم کو اعادہ جرم سے باز رکھنے یا دوسروں کو عبرت دلانے کے ہیں۔ یہ مقصد جتنی تعزیر سے حاصل ہو جائے اسی قدر تعزیر کی جائے گی۔ بے جا اور غیر ضروری طور پر مجرم کی تعزیر سے شریعت نے ممانعت کی ہے مثال کے

طور پر اگر مجرم زبانی تنبیہ سے جرم سے باز آجائے یا معمولی مارپیٹ سے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے یا قید و بند کے ذریعہ وہ اعادہ جرم سے باز رہے تو اس پر مزید سختی کرنا جائز نہیں ہے۔

تعزیر کا ایک مقصد مجرم کی اصلاح ہے کہ وہ اپنی غلطی پر نادم ہو کر توبہ و استغفار کر لے چنانچہ اگر اسے قید کی سزا سنائی جائے اور وہ اپنے جرم سے توبہ کر لے تو اس کو آزاد کر دیا جائے گا۔

تعزیر کا ایک مقصد یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کی دلداری کی جائے تاکہ مجرم کے خلاف اس کے دل میں جو نفرت و کدورت اور انتقامی جذبہ تھا وہ دور ہو جائے۔

تعزیر کی حد

شریعت نے مختلف جرائم پر تعزیر کا حکم دیا ہے لیکن اس نے اس کی تاکید کی ہے کہ کسی کو اتنی تعزیر کی جائے جتنی حقیقتاً ضرورت ہو غیر ضروری سختی اور بے جا تشدد اس کے مقصد کو فوت کر دے گا چنانچہ ایسی تعزیر جس سے مجرم کا کوئی عضو تلف ہو جائے یا اس کی افادیت جاتی رہے یا اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائز نہیں ہے۔

تعزیر کی قسمیں

تعزیر کی مختلف صورتیں شریعت میں بیان کی گئی ہیں جن میں جسمانی سزا، مالی سزا، قید و بند، شہر بدری اور جرمانہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں جسمانی سزائوں میں تعزیر مجرم کو جان سے ختم کر دینا اور کوڑوں کی سزا اہم ہے ذیل میں ان صورتوں پر قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جاتی ہے۔

قتل بطور تعزیر

اسلام میں سزا کے طور پر مجرم کو جان سے ختم کر دینا حد و دو قصاص میں تو جائز

ہے لیکن تعزیر کے طور پر بھی ایسا کیا جاسکتا ہے؛ امام ابوحنیفہ کے نزدیک قتل منقل (غیر دھار دار ہتھیار سے قتل کرنا مثلاً لاشٹی، پتھر وغیرہ) اور لواطت کے مجرم کو اگر اس نے باصر اس کا ارتکاب کیا ہو تو تعزیراً قتل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ذمیوں میں جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دشنام طرازی کرے یا باصر ارچوری کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کی سزا دی جائے گی اس طرح جادوگر اور زندیق کو بھی تعزیراً قتل کیا جاسکتا ہے۔ امام مالک کے نزدیک اسلامی ریاست کے خلاف جاسوسی کرنے والے، بدعات و خرافات کی دعوت دینے والے اور قدیریہ کے عقائد کو قبول کرنے والے کو تعزیراً قتل کیا جائے گا۔ امام شافعی کے نزدیک بدعت ایجاد کرنے اور لواطت کے مرتکب کو جان سے ختم کیا جاسکتا ہے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو فقہاء حنابلہ میں بعض کے نزدیک جاسوس اور بعض کے نزدیک بدعت کے موجب قتل کیا جاسکتا ہے یہ ان فقہاء نے درج ذیل نصوص سے استدلال کیا ہے:

عن دیلم الحمیری	حضرت دیلم حمیری سے روایت
قال سألت النبی صلی اللہ علیہ	ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم
وسلم فقلت یا رسول اللہ	سے سوال کیا کہ ہم لوگ ایک سرد علانے
أنا بارض بارجة لغالج فیہا	میں رہتے ہیں جہاں ہیں سخت جھاکشی
عملا شدیداً وأنا نتخذ	کرنی ہوتی ہے چٹا پتھر ہم وہاں گہوؤں
شرباً من القمح نتقوی	کی شراب بناتے ہیں اور اسے استعمال
بہ علی اعمالنا وعلی برد	کر کے طاقت حاصل کرتے اور سردی
بلادنا فقال هل یسکر	میں گرمی حاصل کرتے ہیں تو کیا یہ جائز
قلت نعم، قال اجتنبوا فقلت	ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا
فان الناس غیر تارکیہ قال فان	اس سے نشہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے
لم یتروکہ فقاتلہم۔ ۵	میں نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ نے
	فرمایا پھر اس سے پرہیز کرو میں نے کہا
	کہ لوگ اسے چھوڑیں گے نہیں آپ نے
	فرمایا اگر لوگ نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔

اس حدیث سے فقہاء نے استدلال کیا ہے کہ تین بار تعزیر کے باوجود کوئی شخص چوتھی بار بھی شراب نوشی کا ارتکاب کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد من امری مسلم لیشهد ان لا الہ الا اللہ الا باحدی ثلاث الشب الزانی والنفس بالنفس والتاریک لدینہ المقارن للجماعۃ

آپ نے فرمایا کسی مسلمان کا جو گواہ دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو اس کا خون حلال نہیں ہوگا مگر تین وجوہ سے ایک یہ کہ اس نے شادی شدہ ہو کر زنا کا ارتکاب کیا ہو لہذا اسے رجم کر دیا جائے گا اور دوسرے یہ کہ اس نے کسی کا قتل کر دیا ہو لہذا قصاص کے طور پر اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ تیسرے یہ کہ وہ اپنے دین اور جماعت سے الگ ہو گیا ہو چنانچہ ایسی صورت میں بھی اسے قتل کر دیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ہے۔

من انکم وامرکم جمع علی رجل واحد یرید ان یسوق عصاکم او یقرن جماعتکم فاقتلوه

تمہارا شیرازہ متحد ہوا اور کوئی شخص اس میں انتشار پیدا کرنا چاہے تو اس کو اس کو قتل کر دو۔

مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو ان میں مصالحت کا حکم دیا گیا اور اس کے باوجود اگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوں تو ان کے خلاف جنگ کا حکم دیا گیا ہے اس سے بھی تعزیر قتل کی سزا کا ثبوت ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَنَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا النَّائِبِينَ تَبَغَّىٰ حَتَّىٰ تَلْفِيَءَ

اگر مسلمانوں کی دو جماعت آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ان میں سے کوئی بغاوت پر اتر آئے تو اس کے خلاف جنگ کر دینا تک کہ وہ اللہ

(ابن امیر اللہ (المجرات: ۹۰) حکم کی طرف پلٹ آئے۔

کوڑوں کی سزا

زنا، بہتان تراشی اور شراب نوشی میں مجرم کو کوڑوں کی سزا کا ثبوت قرآن و حدیث میں موجود ہے لیکن کیا تعزیر میں بھی کوڑوں کی سزا دی جاسکتی ہے؟ اس بارے میں فقہاء کی رائے یہ ہے کہ تعزیر میں کوڑوں کی سزا دی جاسکتی ہے۔ اس کے ثبوت میں انھوں نے مختلف دلائل پیش کیے ہیں۔ جیسے قرآن میں بیوی کی نافرمانی پر شوہر کو اسے مارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ اسی طرح رسول کریم کا ارشاد ہے کہ کسی کو حدود کے علاوہ کوڑے کی سزا دی جائے تو دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ تعزیراً کوڑے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ علامہ کا سانی فرماتے ہیں کہ ”جن جرائم میں حدود مقرر نہیں ہیں ان میں حاکم وقت یا قاضی کو اختیار ہے چاہے مار کی سزا دے یا قید و بند کی یا ڈانٹ پھٹکار پر اکتفا کرے جبکہ جن جرائم کی حدود مقرر ہیں ان پر اگر کسی وجہ سے مقررہ حد کا نفاذ نہ ہو سکے تو مجرم کی تعزیر کی جائے گی جس میں کوڑے کی سزا بھی شامل ہے“۔

کوڑوں کی حد

تعزیری سزاؤں میں کوڑوں کی حد کیا ہوگی؟ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض فقہاء احناف کے نزدیک تعزیراً کوڑے کی سزا مقررہ حد کے بمقدار نہ ہو امام ابو حنیفہ نے حد کا معیار غلام کی حد کو قرار دیا ہے جبکہ امام ابو یوسف نے آزاد کو معیار بنایا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک غلام اور آزاد کو اس کی حیثیت کے مطابق تعزیر کی جائے گی یعنی غلام کو اتنے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے کہ اس کی مقررہ حد کے مطابق ہو اور آزاد کو اس کی مقررہ حد کے مطابق سزا دی جائے گی چاہے وہ غلام کی حد سے زیادہ ہو۔ بعض فقہاء شافعیہ کے نزدیک اس کے اصل جرم کی حد کا لحاظ کیا جائے گا یعنی اگر زنا کا جرم ہے جس پر کسی وجہ سے مقررہ حد کا نفاذ نہ ہوا ہو تو اس میں اگرچہ سو کوڑے نہیں مارے جائیں گے لیکن انہی کوڑے مارے جاسکتے ہیں اسی طرح اگر الزام تراشی کا

جرم ہے جس پر مقررہ حد کا نفاذ نہ ہو تو شراب نوشی کی جو سزا ہے اس سے زائد سزا دی جاسکتی ہے بعض فقہاء شافعیہ کے نزدیک دس کوڑے سے زیادہ تعزیر کی سزا نہیں دی جائے گی امام احمد بن حنبل کے نزدیک ہر جرم کی اصل حد کا لحاظ کیا جائے گا یعنی زنا کی سزا سو کوڑے ہیں تو اس میں ننانوے مارے جاسکتے ہیں علامہ ابن تیمیہ اور ابن قیم کے نزدیک مصلحت کے مطابق تعزیر کے کوڑوں میں کمی بیشی کی جائے گی امام الکے نزدیک مقررہ حد سے زیادہ کوڑے لگائے جاسکتے ہیں۔

کوڑوں کی کم سے کم حد

صاحب قدوری کہتے ہیں کم سے کم تین کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ اس کے بغیر مجرم کی زبردستی ہو سکتی اگر خفی فقہاء کے نزدیک جتنے کوڑوں سے تعزیر کا مقصد حاصل ہو جائے اتنے ہی لگائے جائیں گے کم سے کم ایک اور زیادہ سے زیادہ انتالیس علامہ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں کہ تعزیر کی حد مقرر نہیں کی جاسکتی کیونکہ اگر اس کی حد مقرر کر دی جائے تو وہ تعزیر نہیں بلکہ حد ہو جائے گی آپ نے زیادہ سے زیادہ تعزیر کی سزا مقرر کی ہے لیکن کم سے کم سزا کی تعیین نہیں کی چنانچہ حسب ضرورت اس کا نفاذ کیا جائے گا۔

قید و بند

فقہی اصطلاح میں اس کا مطلب آدمی کی شخصی آزادی سلب کر لینے کے ہیں جس سے وہ انہی مرضی کے مطابق نقل و حرکت سے قاصر رہے۔ فقہاء کا اس امر میں اختلاف ہے کہ کسی کو قید کی سزا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء نے اسے ناجائز کہا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ عہد نبویؐ اور خلیفہ اول کے دور تک کوئی قید خانہ موجود نہ تھا لہذا کسی کو اس کی سزا نہیں دی جاسکتی بعض فقہاء نے اس کو جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع سے مختلف لوگوں کو ایک خاص مدت تک روکے رکھنے کا حکم دیا تھا اس کے علاوہ خلیفہ اول کے علاوہ تمام خلفاء نے مجرموں کو قید کی سزا دی اور باقاعدہ قید خانہ قائم کیا۔ چنانچہ

جمہور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ قید کے ذریعہ مجرم کی تفریر کی جاسکتی ہے۔
فقہاء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض وقت مجرم کو صرف قید کر کے اس کی
تفریر کی جائے گی اور بعض وقت حسب ضرورت اس کے ساتھ دوسری سزاؤں کو
بھی نافذ کیا جائے گا مثال کے طور پر اسے کوڑے بھی لگائے جائیں گے اور جرماد بھی
عائد کیا جائے گا۔

قید کی قسمیں

قید کی دو قسمیں ہیں ایک مقررہ مدت تک کے لیے قید کرنا دوسرا غیر مقررہ مدت
کے لیے قید کرنا غیر مقررہ مدت کی قید یہ ہے کہ مجرم کو تا حیات قید رکھا جائے ،
چاہے یہ اس کی اصلاح و تہذیب کے لیے ہو یا مصلحت عام کے پیش نظر میں دو
قسموں کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

مقررہ مدت کی قید

فقہاء نے بعض جرائم میں قید کی مدت کا تعین نہیں کیا ہے مثلاً گالی گلوج کرنے
والے کو ضرورت کے مطابق قید کی سزا دی جائے۔ اسی طرح شراب کی خرید و فروخت
یا سود کا لین دین کرنے والوں کو تو یہ واستغفار تک قید میں رکھا جائے گا۔

بعض جرائم میں مدت قید کی تعیین فقہاء نے خود کر دی ہے جیسے جھوٹی
گواہی دینے والے کو ایک سال کی قید کی سزا دی جائے گی اسی طرح اسلامی حکومت
پر جو شخص بے جا نکتہ چینی کرے اسے ایک مہینہ کے لیے قید کیا جائے گا بعض فقہاء
نے بیان کیا ہے کہ تفریراً قید کی سزا دینا حاکم وقت یا قاضی کی صوابدید پر ہو گا چاہے
اس کی مدت طویل ہو یا مختصر بعض فقہاء کے نزدیک مجرم اور جرم کی نوعیت کے
مطابق قید کی سزا دی جائے گی۔ بعض فقہاء کے نزدیک قید کی مدت ایک سال
سے کم ہوگی بعض نزدیک کم سے کم پندرہ دن اور زیادہ سے زیادہ چار مہینے قید
کی سزا دی جاسکتی ہے۔

غیر معینہ مدت کی قید

غیر معینہ مدت کی قید کے سلسلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک پوری عمر مجرم کو قید کیا جاسکتا ہے بعض کے نزدیک اس کی مدت تو بہ استغفار تک ہے۔ جن مجرمین کے لیے فقہاء نے عمر قید کی سزا تجویز کی ہے ان میں وہ مجرم بھی شامل ہیں جن کے جرائم بھیانک قسم کے ہوں۔ جیسے کسی کو باندھ کر شیر کے سامنے چھوڑ دیا ہو یا کسی کو شدید دھوپ یا سخت سردی میں باندھ کر ڈال دیا ہو یہاں تک کہ اس کی موت ہو جائے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک شریعت میں لواطت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے لہذا اس کے مرتکب کو سخت تعزیر کی جائے گی۔ یہ تعزیر عمر قید بھی ہو سکتی ہے۔ امام محمد کے نزدیک عورتوں یا بچوں کو دھوکہ دے کر گھر سے نکال لے جانے یا ان کو ان کے شوہر یا والدین کے خلاف بھڑکانے والے کو عمر قید کی سزا دی جائے گی امام احمد بن حنبل کے نزدیک بدعت ایجاد کرنے والے کو عمر بھر مقید رکھا جائے گا الا یہ کہ وہ توبہ کر لے ۛ

قید کی کیفیت

قید کی کیفیت کے بارے میں فقہاء نے بیان کیا ہے کہ قیدی کو آرام کرنے کے لیے نرم بستری دیا جائے گا نہ کسی کو اس کی خدمت کے لیے متعین کیا جائے گا اور نہ اس کو جنازہ، جماعت، جمعہ، حج یا کسی مریض کی عیادت کی اجازت ہوگی۔ جہاں تک اس سے خدمت لینے کا سوال ہے تو اس بارے میں شریعت میں کوئی ممانعت وارد نہیں ہے۔ لہذا اس سے خدمت بھی لی جاسکتی ہے۔

شہر بدری

اسلامی شریعت میں شہر بدری کی سزا حدود اور تعزیرات دونوں میں مشروع ہے۔ حدود میں زنا اور محاربه کے مرتکب کو شہر بدری کی سزا دی جاتی ہے۔ فقہاء احناف کے نزدیک زنا میں شہر بدری کی سزا حد کے طور پر نہیں بلکہ تعزیر کے طور پر ۲۵۱

دی جاتی ہے لہذا دیگر جرائم میں بھی تعزیراً یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

شہر بدری کی نوعیت

شہر بدری کے لیے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اس کی دوری اتنی ہو کہ جتنی دوری میں نمازیں قصر جائز ہے امام احمد بن حنبل کے نزدیک مسافت کی قید ضروری نہیں ہے۔ اسحاق بن راہویہ کے نزدیک ایک شہر سے دوسرے شہر بھیج دینا کافی ہوگا۔ بعض فقہاء کے نزدیک شہر بدری دارالاسلام سے دارالحرب کی طرف ہوگی بعض فقہاء کے نزدیک قید دراصل شہر بدری ہی کی ایک شکل ہے۔

مالی سزا

فقہاء کا اس بات پر اختلاف ہے کہ مال کے ذریعہ مجرم کی تعزیر کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک کوئی مصلحت پیش نظر ہو تو درست ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور امام مالک کے نزدیک مالی سزائیں بدنی سزاؤں کے مثل ہیں اگر شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ ہو تو مالی سزا درست ہے دوسری صورت میں درست نہیں ہے علامہ ابن تیمیہ کے نزدیک مالی سزا درست ہے۔ فرماتے ہیں اس بارے میں مستند دلائل موجود ہیں۔

مجرم سے مال لینے کی نوعیت

تعزیر کے طور پر مجرم سے مال لینے کے معنی یہ ہیں کہ قاضی یا حاکم وقت وہ مال اپنے پاس رکھے پھر جب مجرم کی اصلاح ہو جائے یا وہ توبہ کر لے تو اسے واپس کر دے لیکن اگر وہ اپنی اصلاح یا توبہ پر آمادہ نہ ہو تو وہ مال سرکاری خزانے میں داخل کر لیا جائے۔ مجرم سے لیے گئے مال کی تین قسمیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ مال حرام اشیاء پر مبنی ہو جیسے شراب آلات رقص و سرود یا اضماع وغیرہ اس بارے میں فقہاء کا خیال ہے کہ ان کو ضائع کر دیا جائے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ مال ایسا ہو کہ

اسے تبدیل کیا جاسکتا ہو۔ جیسے کھیل کود کا سامان روپے اور کرنسی وغیرہ۔ اس سلسلے میں فقہاء کی رائے ہے کہ ان کو ضائع نہ کیا جائے بلکہ انھیں تبدیل کر لیا جائے۔ تیسرے یہ کہ وہ غیر منقولہ مال ہو جیسے زمین مکان وغیرہ اس بارے میں فقہاء کی رائے ہے کہ ان پر قبضہ کر لیا جائے ۱۱۱

جرمانہ کی مقدار

شریعت میں جرمانہ کو ایک مستقل سزا کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے تاہم اس کے ساتھ دوسری سزائیں بھی نافذ کی جاسکتی ہیں۔ جرمانہ کی کم یا زیادہ کسی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا حسب مصلحت جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے ۱۱۲

تعزیر کی بعض دیگر صورتیں

شریعت نے تعزیر کے طور پر دی جانے والی جسمانی اور مالی سزائوں کے علاوہ بعض دیگر کم تر درجے کی سزائیں بھی مقرر کی ہیں۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ انھیں بیان کیا جا رہا ہے۔

باز پرس: قاضی یا حاکم وقت کو اختیار ہے کہ وہ مجرم سے اس کے جرم کے بارے میں باز پرس کر کے یا اس کے نام نوٹس جاری کرے یا اس کو اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دے۔ یہ سب تعزیر کی مختلف شکلیں ہیں۔ شریعت نے ان کی اجازت دی ہے۔

تنبیہ: اللہ تعالیٰ نے شوہر کو بیوی کی نافرمانی پر اس کو تنبیہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے فقہاء نے استدلال کیا ہے کہ تنبیہ کے ذریعہ بھی مجرم کی تعزیر کی جاسکتی ہے۔ تنبیہ سے مراد یہ کہ غلطی کرنے والے کو ٹو کا جائے کہ اس سے غلطی سرزد ہوئی ہے۔ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے ۱۱۳ تنبیہ کی ایک صورت یہ ہے کہ مجرم کی ڈانٹ پھٹکار کی جائے۔ ڈانٹ پھٹکار کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جیسے قاضی کا مجرم کی طرف سے چہرہ پھیر لینا یا اس کو غضب ناک آنکھوں سے دیکھنا یا اس کو عدالت سے باہر نکال دینا یا اس کو سخت سست کہنایا اہانت آمیز جملے استعمال کرنا۔ وغیرہ ۱۱۴

سماجی مقاطعہ: عہد نبوی میں غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے تین صحابیوں کا بائیکاٹ کیا گیا تھا (التوبہ ۱۱۸) اس سے فقہاء نے استدلال کیا ہے کہ اگر مصلحت کا تقاضا ہو تو مجرم کا بائیکاٹ کیا جائے گا اور اس سے میل جول لین دین یا دیگر سماجی معاملات و تعلقات منقطع کر لیے جائیں گے ۱۱۷

معنوی معصومیت: شریعت میں تعزیر کے طور پر کسی شخص کو اس کے عہدہ منصب یا ملازمت سے معزول کر دینا بھی جائز ہے۔ آئینہ کی شراب نوشی، عہدہ خیانت، غبن، رشوت خوری، اقربا پروری، رعایا پر ظلم، میدان جنگ سے فرار اپنے عہدے کا غلط استعمال جیسے جرائم میں معزولی کی سزا دی جائے گی ۱۱۸ معزولی مستقل سزا کے طور پر بھی ہو سکتی ہے اور اضافی سزا کے طور پر بھی۔

تشہیر: مجرم کی تشہیر بھی تعزیر کی ایک صورت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کو پبلک مقامات پر ایک مجرم کی حیثیت سے متعارف کرایا جائے تاکہ اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو اور دوسروں کو عبرت ملے۔ بعض فقہاء کا خیال ہے کہ مجرم کے چہرے پر سیاہی پوت دی جائے اور اس کو سواری پر اٹھا بٹھا کر بازار میں گھمایا جائے۔ تعزیرات میں تشہیر کی سزا جھوٹی گواہی دینے والے، چور، فساد پر آمادہ کرنے بد اخلاقی پھیلانے، دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے والے اور مردہ جانوروں کا گوشت بیچنے والے کو دی جائے گی ۱۱۹

تعزیری سزائوں کا نفاذ اور قاضی کا فیصلہ

اوپر تعزیری سزائوں کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں اس معاملے میں کافی تنوع اور وسعت ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا نفاذ کس طرح ہو اور کس مجرم کے لیے کس طرح کی سزا کا انتخاب کیا جائے اس بارے میں فقہاء نے بنیادی طور پر دو باتیں بتائی ہیں ایک یہ کہ ان کا نفاذ قاضی کی صواب دید پر ہوگا یعنی حسب ضرورت وہ کسی بھی سزا کو نافذ کر سکتا ہے دوسرے یہ کہ قاضی کی صواب دید کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ جیسے چاہے حکم نافذ کر دے بلکہ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ شریعت کے احکام سے واقف ہو اور اس کے اندر اجتہاد ۱۲۰

کی صلاحیت موجود ہو۔^{۲۶}

تعزیری جرائم

اوپر کی تفصیلات تعزیری سزائوں کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اب ان جرائم کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن پر ان سزائوں کا نفاذ ہوتا ہے۔

تعزیر کے نفاذ کی صورتیں

فقہاء نے بیان کیا ہے کہ ہر وہ فعل جو معصیت ہو اور اس پر حد یا کفارہ مقرر نہ ہو تو اس پر تعزیر کی جائے گی۔ تعزیر کے نفاذ کی دوسری صورت یہ ہے کہ مقررہ حد کے نفاذ کے لیے شریعت میں جو شرائط مقرر کی گئی ہیں وہ مکمل طور پر موجود نہ ہوں چنانچہ واجب (مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ) کا ترک کرنے والا یا حرام (مثلاً خیانت) کا ارتکاب کرنے والا بھی تعزیر کا مستحق ہو گا اور چوری، زنا، شراب نوشی کے ان مجرموں پر بھی تعزیر کی سزا نفاذ کی جائے گی جن پر کسی وجہ سے مقررہ حد نافذ نہ ہو سکی ہو۔ ذیل میں اس کو قدرے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

قتل میں تعزیر کی صورتیں

شریعت میں قتل کی سزا قصاص مقرر کی گئی ہے لیکن اس کے نفاذ کے لیے جو شرائط بیان کی گئی ہیں اگر ان میں سے کوئی شرط مفقود ہو یا قاتل کو معاف کر دیا جائے تو ایسی صورت میں قاتل کی تعزیر کی جائے گی۔ امام مالک، لیث اور اہل مدینہ کے نزدیک اس کی تعزیر سو کوڑے اور ایک سال کی قید کی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کے نزدیک تعزیر جائز نہیں ابو ثور کے نزدیک اگر قاتل شرف و فساد میں مشہور ہو تو حاکم وقت مناسب تعزیر کر سکتا ہے۔ اسی طرح فقہاء نے کہا ہے کہ قتل شبہ عمد کی صورت میں تعزیر کی جائے گی۔ قتل سے کم جرائم جیسے زخم، ٹوٹ پھوٹ یا کوئی عضو تلف کر دینے کی صورت میں بھی تعزیر کا نفاذ کیا جائے گا۔ قتل خطا یا اس سے کم ترمیم پر تعزیر ہوگی یا نہیں؟ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ

کے نزدیک زخم اگر بھر جائے اور وہاں کوئی نشانی باقی نہ رہے تو اس پر تعزیر نہ کی جائے گی۔
تھپڑ، گھونسہ، کوڑے اور لاشٹی سے مارنے کی صورت میں جبکہ اس سے کوئی عضو
تلف ہوا ہو نہ زخم آیا ہو تو زیادہ تر فقہاء کے نزدیک قصاص کے بجائے تعزیر کی
جائے گی۔ بعض مانکی فقہاء کے نزدیک کوڑے کی مار پر قصاص لیا جائے گا اگرچہ
اس سے کوئی زخم نہ آیا ہو۔ البتہ تھپڑ اور لاشٹی سے مارنے پر قصاص نہیں ہے
الایہ کہ اس سے انسان زخمی ہو جائے امام ابن قیم اور بعض دوسرے صنبلی فقہاء
کے نزدیک تھپڑ میں بھی قصاص ہے۔^{۲۵}

زنا میں تعزیر کی صورتیں

زنا کی سزا سو کوڑے یا رجم ہے۔ لیکن اس مقررہ سزا میں دو وجوہ سے تخفیف
ہو سکتی ہے ایک شبہ اور دوسرے مطلوبہ شرائط کا نہ پایا جانا ذیل میں اس کی تفصیل
بیان کی جاتی ہے۔

شافعی فقہاء کے نزدیک شبہ پیدا ہو جانے کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ محل میں شبہ پیدا ہو جائے جیسے حیض یا روزے کی حالت میں بیوی سے
جماع کرنا کیونکہ بیوی شوہر کے لیے حلال ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ اس سے فائدہ
اٹھائے چنانچہ اس صورت میں حد کا نفاذ نہ ہوگا البتہ تعزیر کی سزا دی جائے گی۔

۲۔ فاعل کے اندر شبہ پیدا ہو جائے۔ جیسے آدمی کا کسی عورت سے جماع
کرنا یہ سوچ کر کہ وہ اس کی بیوی ہے اور بعد میں یہ انکشاف ہو کہ وہ اس کی بیوی نہیں
تھی تو اس صورت میں بھی حد کا نفاذ نہ ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی۔

۳۔ عقد میں شبہ پیدا ہو جائے جیسے بلا گواہ یا بلا ولی کے نکاح کی ہوئی عورت
سے جماع کرنا یا متعہ کرنا، چونکہ بعض فقہاء نے ان صورتوں کو جائز قرار دیا ہے لہذا
اختلاف کی وجہ سے ان میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ان پر بھی حد نافذ
نہیں ہوگی وہ بھی تعزیر کے مستحق ہیں۔

احناف کے یہاں شبہ پیدا ہو جانے کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ فعل میں شبہ پیدا ہو جائے جیسے تین طلاق شدہ یا بانٹہ عورت سے

جماع کرنا اگر شوہر کو یہ خیال ہو کہ ان صورتوں میں بیوی سے جماع کرنا حرام نہیں ہے تو اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا لیکن اگر اسے علم ہو کہ یہ حرام ہے تو حد کا نفاذ ہوگا۔

۲۔ محل میں شبہ پیدا ہو جائے جیسے کنایہ کے ذریعہ تین طلاق دی ہوئی عورت سے جماع کرنا چونکہ اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ کنایہ کے ذریعہ طلاق درست ہے یا نہیں لہذا اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا۔ حرمت سے نکاح کے سلسلے میں اکثر فقہاء کی رائے ہے اس پر حد نافذ کی جائے گی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی ۲۵۴

مطلوبہ شرائط کا نہ ہونا: زنا کی مقررہ حد میں تخفیف کی ایک صورت یہ ہے کہ اس کے اثبات کے لیے جن شرائط کو لازمی قرار دیا گیا ہے وہ مکمل طور پر موجود نہ ہوں جیسے ایک شرط یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عورت جس سے زنا کیا گیا زندہ ہو اس لیے اگر کوئی مردہ عورت سے مباشرت کرے تو وہ زنا شمار نہ ہوگا اور نہ اس پر حد نافذ کی جائے گی۔ لیکن اس قبیح فعل کے ارتکاب پر مجرم کی تعزیر ضرور دی جائے گی ۲۵۵ اسی طرح عل جماع مرد کی طرف سے نہ ہو بلکہ کسی جانور مثلاً کتا یا بندر سے عورت نے وہ کام کر لیا ہو تو اس صورت کو بھی زنا تصور نہیں کیا جائے گا اور اس پر حد جاری نہ ہوگی البتہ عورت کی تعزیر کی جائے گی۔ زنا کے اثبات کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ وہ عورت بے قبل میں کیا گیا ہو لیکن اگر اس کے دہریں جماع کیا جائے تو بعض فقہاء کے نزدیک وہ زنا نہیں بلکہ معصیت سمجھی جائے گی اور اس پر تعزیر کی جائے گی بعض فقہاء نے اس کو زنا میں شمار کیا ہے۔ اسی طرح نابالغ بچی یا بچے کا زنا بھی حد کا مستوجب نہ ہوگا ۲۵۶

زنا سے کم تر افعال کے ارتکاب کو شریعت نے گناہ قرار دیا ہے لیکن اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی اسی طرح حیا سوز حرکات و سکنات کا ارتکاب جیسے سر عام شر مکہ کھول دینا یا فساد انگیز اعمال جیسے کم سن بچے کو نامعلوم مقام پر لے جانا یا کسی کی بیوی کو اس کے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے دوسری جگہ لے جانا معصیت تصور کیا جائے گا اور اس پر تعزیر کا نفاذ ہوگا مشت زنی کا بھی یہی حکم ہے لیکن بعض فقہاء نے ناگزیر حالات میں اس کو جائز قرار دیا ہے ۲۵۷

بہتان تراشی میں تعزیر کی صورتیں

جن شرائط کے ساتھ شریعت نے الزام تراشی پر حد قذف مقرر کی ہے اگر ان میں سے کوئی شرط منقود ہو تو تعزیر کی جائے گی مثلاً جس شخص پر زنا کا الزام لگایا گیا ہے اس میں 'احسان' کی شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے وہ عاقل، بالغ، مسلم، پاک دامن اور آزاد نہ ہو تو الزام لگانے والے پر مقررہ حد کا نفاذ نہ ہوگا بلکہ اس کی تعزیر کی جائے گی اس طرح اگر جس پر الزام لگایا گیا ہے وہ مجہول ہو جیسے کہا جائے کہ قلاں کا بھائی زانی ہے جبکہ اس کے متعدد بھائی ہوں یا جیسے الزام صریح الفاظ کے بجائے اشاروں و کنایوں میں لگایا جائے تو ان صورتوں میں بھی حد جاری نہ ہوگی بلکہ تعزیر کی جائے گی۔ اسی طرح اگر مقذف (جس پر الزام لگایا جائے) کے کسی عضو کی طرف زنا کا انتساب کیا جائے جیسے کہا جائے تیری انگلیوں نے زنا کیا، تیری ران نے زنا کیا یا کسی عورت سے کہا جائے کہ تیرے ساتھ زنا باجبر کیا گیا یا نیند کی حالت میں تجھ سے زنا کیا گیا تو ان ساری صورتوں میں حد قذف نافذ نہ ہوگی بلکہ تعزیر کی جائے گی۔ ۳۳

گالی گلوچ میں تعزیر

گالی گلوچ کا معاملہ اگرچہ الزام تراشی سے مختلف ہے لیکن شریعت نے عزت نفس کے تحفظ کے لیے اس پر بھی تعزیر کی دفعات قائم کی ہیں جیسے اگر کسی مسلمان سے کہا جائے کہ تو یہودی، مجوسی، نصرانی، یہودی کا بیٹا، زندیق یا کافر کی اولاد ہے یا منافق فاجر یا خبیث ہے اسی طرح اگر اس سے کہا جائے تو شرابی خائن یا چور ہے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو تو ان ساری صورتوں میں مجرم کی تعزیر کی جائے گی۔ ۳۴

چوری میں تعزیر کی صورتیں

اسلام میں چوری کی سزا قطعید مقرر ہے اور اس کے نفاذ کے لیے درج ذیل شرائط متعین کی گئی ہیں۔

۱۔ چوری خفیہ طور پر کی گئی ہو۔ چنانچہ اچکے یا جیب کتروں پر حد جاری نہ ہوگی بعض فقہاء کے نزدیک ان پر بھی حد کا نفاذ ہوگا۔

۲۔ چوری کی ہوئی چیز مال ہو دوسری صورت میں اس پر حد کا نفاذ نہ ہوگا جیسے کتا، چتیا، مردہ جانور، چڑیا، کھیل کود کے سامان، ڈھول باجا یا حرام اشیاء جیسے شراب سوریا کفن، کتابیں، مصحف ان ساری چیزوں کی چوری پر قطعید کی سزا کے بجائے مجرم کی تعزیر کی جائے گی۔ درختوں میں لٹکے پھل اور کھیتوں کی فصل کی چوری پر تعزیر ہوگی بعض فقہاء کے نزدیک اگر اس کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہو تو حد جاری ہوگی اسی طرح جلد خراب ہو جانے والی اشیاء جیسے سبزی، پھل، دودھ، لکڑی اور دوا کی چوری پر تعزیر کی سزا دی جائے گی امام شافعی کے نزدیک ہر اس چیز پر قطعید ہے جو مباح الاصل ہو۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر وہ جلد خراب ہو جانے والی چیز ہو تو صرف مباح الاصل ہونے سے سزا نافذ نہ ہوگی امام مالک کے نزدیک تمام کھائی جانے والی چیزوں پر قطعید ہے جو مقررہ نصاب کی قیمت کے بقدر ہو۔

۳۔ مسروقہ مال چور کا نہ ہو چنانچہ بیت المال یا مال غنیمت کی چوری پر حد کا نفاذ نہ ہوگا کیونکہ اس میں چور کا حصہ بھی ہوتا ہے البتہ اس پر تعزیر کی جائے گی امام مالک کے نزدیک ان دونوں صورتوں میں حد نافذ ہوگی اسی طرح بیٹے کے مال یا مقروض کے مال کی چوری پر حد کا نفاذ نہ ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی بعض فقہاء کے نزدیک بیٹے کے مال سے چوری مقررہ سزا کی مستوجب ہوگی۔

۴۔ مسروقہ مال حفاظت سے رکھا گیا ہو۔ فقہاء نے بیان کیا ہے کہ ہر چیز کی حفاظت کے لیے ایک جگہ مقرر ہے جیسے چوپایوں کے لیے اصطبل، پس اگر اس جگہ سے کوئی سونا چاندی یا نقدی چرالے تو اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی۔ اس طرح ایسی جگہ جہاں سب کو داخل ہونے کی اجازت ہو جیسے دکان تو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ امام شافعی کے نزدیک اگر چور نے پہلے ہی سے چوری کی نیت کر رکھی ہو تو اس حد کا نفاذ ہوگا۔ اسی طرح محراب یا جنگل سے کسی جانور کا بھگلے جانا یا راستے سے کوئی چیز اٹھالینا بھی مقررہ حد کا مستوجب نہ ہوگا امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک کفن چور کی تعزیر کی جائے گی۔ امام مالک اور شافعی کے نزدیک حد جاری کی جائے گی کیونکہ اس نے محفوظ جگہ (قبر) میں سے چوری کی ہے۔

۵۔ مال مسروقہ نصاب کے بمقدار ہو۔ فقہاء کے درمیان نصاب کے تعین میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک نصاب دس درہم، امام مالک کے نزدیک ربع دینار برابر اسی درہم کے نزدیک چالیس درہم یا چار دینار ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک پانچ درہم امام شافعی کے نزدیک ربع دینار ہے۔ اگر اس مقررہ نصاب سے کم کی مالیت کی چوری کی گئی ہو تو اس پر حد کا نفاذ نہیں ہوگا بلکہ تعزیر کی جائے گی۔ بعض وقت حد مسرقہ کے نفاذ کی جملہ شرائط موجود ہوتی ہیں لیکن عملاً اس کو نافذ کرنا محال ہوتا ہے جیسے چور کے دونوں ہاتھ اور پیر پہلے سے کٹے ہوئے ہوں تو اس صورت میں بھی مجرم کی تعزیر کی جائے گی۔ چور نے ابھی چوری کا آغاز کیا تھا کہ وہ پکڑا گیا جیسے نقب لگا رہا تھا یا دروازہ کھول رہا تھا یا مال لے کر بھاگ رہا تھا کہ پکڑا گیا تو ان ساری صورتوں میں تعزیر کی سزا دی جائے گی۔ ۳۵

ڈکیتی میں تعزیر کی صورتیں

دوسرے تمام حدود کی طرح ڈکیتی کی صورت میں بھی کچھ شرائط ہیں جن کی موجودگی ہی میں مجرم پر سزا کا نفاذ ہوگا دوسری صورت میں اس پر تعزیر کی جائے گی وہ شرائط یہ ہیں۔ مجرم بالغ ہو، مرد ہو، جس کے ساتھ ڈکیتی کی گئی ہے وہ مسلم یا ذمی ہو، ملکیت صحیح سے زبردستی مال حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہو، ڈکیتی کسی قریبی متعلق کے یہاں نہ کی گئی ہو۔ جس مال کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہو وہ ایسی ملکیت میں ہو جس میں کچھ شبہ نہ ہو۔ اس کی حفاظت کی گئی ہو۔ نصاب کے بقدر ہو اور وارث آبادی سے باہر کی گئی ہو اگر یہ شرائط موجود ہوں تو مقررہ حد کا نفاذ ہوگا ورنہ تعزیر کی جائے گی۔ بعض فقہاء نے عورت اور مرد کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی ہے اسی طرح بعض فقہاء نے آبادی سے باہر ہونا ضروری نہیں قرار دیا ہے بلکہ ان کے نزدیک اگر آبادی کے اندر بھی واردات کی گئی ہو تب بھی حد کا نفاذ ہوگا۔ ڈکیتی کیا گیا مال نصاب کے بقدر ہو اس سلسلے میں بعض فقہاء کی رائے ہے کہ مجموعی طور پر مال نصاب کے بقدر ہونا ہی کافی ہے چاہے شرکاء کے درمیان تقسیم کی صورت میں مقررہ نصاب سے کم ہو جائے۔

مجرم نے جملہ شرائط کے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا لیکن کسی وجہ سے وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا تو اسی صورت میں بھی اس کی تعزیر کی جائے گی۔^{۳۷}

بعض دیگر تعزیری جرائم

اوپر ان جرائم کی تفصیل بیان کی گئی جن کے لیے شریعت نے حد مقرر کی ہے۔ ان شرائط کی عدم موجودگی میں ان پر حد کا نفاذ تو نہ ہوگا البتہ تعزیر کی سزا دی جائے گی۔ ذیل میں بعض دیگر جرائم کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کے لیے شریعت نے کوئی حد مقرر نہیں کی ہے لہذا قاضی کی صوابدید کے مطابق تعزیر کا نفاذ ہوگا۔ وہ جرائم یہ ہیں:-

بھوٹی گواہی دینا، بھوٹی خبریں پھیلانا، کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا یا تاک جھانک کرنا، ہر وہ کام جن سے مصالحِ عامہ متاثر ہو یا ملک و ریاست کا امن و امان خطرے میں پڑ جائے، رشوت کا لین دین، ملازم کا اپنے فرائض منصبی میں عداوت یا کتاہی کرنا، آفسر کا اپنے عہدہ کا غلط استعمال کرنا، توہینِ عدالت کا مرتکب ہونا۔ مجرم قیدی کو بھگالے جانا، جعلی نوٹ چھاپنا، سرکاری خزانہ یا بیت المال یا کسی دفتری امور پر مشتمل مہربے جا طور پر استعمال کرنا، رمضان میں بلا عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنا شرعی احکام کا مذاق اڑانا۔ مخرب اخلاق افعال کا ارتکاب کرنا، خرید و فروخت کی مقررہ قیمتوں سے زیادہ وصول کرنا، ذخیرہ اندوزی کرنا حرام اشیاء کا استعمال کرنا، ناپ تول میں کمی بیشی کرنا، غبن اور بدعنوانی میں ملوث ہونا ان سارے جرائم میں مجرم کی حسب ضرورت تعزیر کی جائے گی۔^{۳۸}

بسا اوقات مصلحت کا تقاضا ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی تعزیر کی جائے جنہوں نے کوئی جرم کیا تو نہیں ہے لیکن ان سے جرائم کا خطرہ ہے یا ان پر جرائم کے الزامات پہلے سے لکھے رہے ہیں چنانچہ شریعت نے اس صورت میں بھی تعزیر کو جائز قرار دیا۔

تعزیرات کا نفاذ اور مجرم کی موت

کسی شخص پر تعزیر کا نفاذ کیا گیا جیسے کوڑے لگائے گئے یا قید کیا گیا یا شہر بدر کیا گیا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو گئی جب کہ تعزیر کا مقصد اس کی

زندگی کو ختم کرنا نہیں تھا تو کیا اس پر تادان لازم آئے گا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اس کا تاوان نہیں دینا ہوگا امام شافعی کے نزدیک اس کا تاوان دینا ہوگا راجح قول کے مطابق اس کا تاوان دینا لازم نہیں ہوگا ۳۹

حواشی و مراجع

۱۔ حاشیہ رد المحتار علی الدر المختار لابن عابدین المطبعة النعمانیة ج ۳ ص ۲۲ (دیکھئے حاشیہ کی عبارت و علیہ مشایخنا زلیلی لان المقصود منه الوجه)

۲۔ البحر الرائق شرح كنز الدقائق لابن نجيم دار الكتب العربیة الكبرى ج ۵ ص ۱۰

۳۔ ایضاً اور الفتاویٰ الہندیہ (العالمیگرہ) المطبعة الكبرى الامیریہ ببولاق مصر طبع دوم ۱۳۱۰ھ ج ۲ ص ۱۶۷

۴۔ المغنی لابن قدامہ المقدسی مکتبۃ الریاض الحدیثۃ الریاض ج ۸ ص ۳۱۶

۵۔ السیاسة الشرعیة فی اصلاح الارعی والراعیۃ لابن العباس احمد ابن تیمیہ دار الشعب القاہرہ ۱۹۷۱ء ص ۱۳۵ دیکھئے بحث اتعزیر۔

۶۔ سنن ابی داؤد، کتاب الاشربہ، باب ماجاء فی السكر۔

۷۔ صحیح مسلم، کتاب القسامہ و الخاریین و القصاص و الدیات باب ما یباح بہ دم المسلم

۸۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب حکم من فرق امر المسلمین و ہو مجتہد

۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع لعلامہ علاء الدین الکاسانی مطبع الجمالیۃ مصر ۱۳۲۸ھ ج ۷

۱۰۔ السیاسة الشرعیة ص ۱۳ و الاحکام السلطانیة و الولايات الدینیة لابن الحسن علی بن محمد ابن حبیب

الماوردی مطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر طبع سوم ۱۳۹۳ھ ۲۳۶-۲۴۵

۱۱۔ البحر الرائق ج ۵ ص ۴۸-۴۹

۱۲۔ المغنی ج ۸ ص ۳۲۵

۱۳۔ اس سلسلے میں اوپر دیئے گئے حوالے ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

۱۴۔ البحر الرائق ج ۵ ص ۴۵-۴۶

۱۵۔ الاحکام السلطانیة ص ۳۴-۳۳ و البحر الرائق ج ۵ ص ۴۲-۴۳ ایضاً

- ۱۷ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۷۴ ۱۵ حاشیہ ابن عابدین ج ۳ ص ۲۰۳
- ۱۸ المغنی ج ۸ ص ۱۶۶
- ۱۹ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ جمع و ترتیب عبدالرحمان بن قاسم وابنہ محمد مطابع دارالعرفیہ بیروت مجلد ۲ جز ۸ الفقہ کتاب الجہاد بحث الحبۃ ص ۱۱-۱۱۱ وحاشیہ ابن عابدین ج ۳ ص ۲۴۶
- ۲۰ ایضاً اور الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۱۶۷ والبحر الرائق ج ۵ ص ۴۱
- ۲۱ ایضاً دیکھئے حوالہ اول ص ۱۱۸ ۲۲ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۶۳
- ۲۳ السیاسة الشرعیة ص ۱۳۳ وحاشیہ ابن عابدین ج ۳ ص ۲۴۶
- ۲۴ الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۱۶۷ ۲۵ السیاسة الشرعیة ص ۱۳۳
- ۲۶ ایضاً ۲۷ حاشیہ ابن عابدین ج ۳ ص ۲۶۵
- ۲۸ الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۱۶۷ والبحر الرائق ج ۵ ص ۴۱
- ۲۹ بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقصد لابن رشد القرطبی مکتبۃ ابن تیمیہ ۱۹۹۳ م ج ۲ ص ۴۹۴
- ۳۰ البحر الرائق ج ۵ ص ۴۲ والتشریح الجنائی الاسلامی عبدالقادر عودہ دار التراث مطبعہ الدینی القاہرہ ج ۲ ص ۱۸۳
- ۳۱ المغنی ج ۷ ص ۶۸۹، ۶۹۰، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۸، ۷۲۹ والتشریح الجنائی ج ۲ ص ۲۹۰-۲۹۱ واعلام
- الموقنین عن رب العالمین لابن القیم الجوزیہ دار الجیل بیروت ج ۲ ص ۷۱ وبدائع الصنائع ج ۷ ص ۲۹۹
- ۳۲ الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۵۰۵-۱۶۷ وبدائع الصنائع ج ۳ ص ۳۷۰-۳۷۱ والتشریح الجنائی ج ۲ ص ۳۶۳، ۳۵۹
- ۳۳ بدائع الصنائع ج ۳ ص ۳۷۱
- ۳۴ ایضاً والتشریح الجنائی الاسلامی ج ۲ ص ۳۷۰-۳۷۱ ۳۵ ایضاً
- ۳۶ بدائع الصنائع ج ۷ ص ۷۱ والاحکام السلطانیہ ص ۳۰-۲۲۹
- ۳۷ شرح فتح القدر لابن ہمام ج ۲ ص ۲۱۳ وحاشیہ ابن عابدین ج ۳ ص ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵ والبحر الرائق ج ۵ ص ۴۲-۴۳
- ۳۸ المغنی ج ۸ ص ۲۸۶-۲۹۰ دیکھئے باب القط فی السرقة وبدائع الصنائع ج ۷ ص ۹-۶۵ والاحکام السلطانیہ
- ۳۹ ایضاً دیکھئے باب قطع الطريق ص ۲۸۶-۲۸۷ و ص ۹۰ تا ۹۰۰ علی الترتیب
- ۴۰ السیاسة الشرعیة ص ۱۳۲-۱۳۳ مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۸ جز ۲۸ بحث الحبۃ ص ۱۱۹-۱۱۷ الفتاویٰ الہندیہ
- ج ۲ ص ۱۶۹-۱۳۸ الفتاویٰ الہندیہ ج ۲ ص ۱۶۹ ۴۱ المغنی ج ۸ ص ۱۶۷-۲۱۶ ذیل الاطوار
- شرح فتویٰ الاجابہ علامہ محمد بن علی ابن محمد اشوکانی ادارہ الطباعة المیریة طبع دوم ۱۳۴۴ھ ج ۷ ص ۳۲۳